اطاعت کرو۔ اے نبی کے گھر والو! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی نامناسب چیز دور کر دے اور تم کو اچھی طرح پاک صاف کر دے اور جو قرآنی آیات اور حکمتیں تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں ان کی طرف دھیان رکھا کرو۔ بے شک اللہ نہایت باریک بیں اور انتہائی خبردار ہے۔''

اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ازواجِ مطہرات اہل بیت میں داخل ہیں، کیونکہ اہل بیت والی آیت سے ماقبل آیات اور بعد والی آیت میں خطاب ازواج مطہرات سے ہے۔ لہٰذا ان کو اہل بیت سے نکالنا ممکن نہیں۔ واللہ اعلم [1]

بنو ہاشم کے غلاموں پر صدقے کی حرمت کی دلیل وہ حدیث ہے جسے امام ابوداؤد، امام ترمذی اور امام نسائی رحمہم اللہ نے صحیح سند کے ساتھ سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ سے یوں بیان فرمایا ہے:

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ مِنْ بَنِي مَخْزُوْمٍ، فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ: اصْحَبْنِي فَإِنَّكَ تُصِيْبُ مِنْهَا، قَالَ: حَتَّى اٰتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَسْأَلَهُ، فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، وَإِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ)) [2]

''نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو بنو مخزوم کے صدقات جمع کرنے کے لیے مقرر فرمایا، وہ شخص سیدنا ابورافع سے کہنے لگا: تم بھی میرے ساتھ چلو، تمہیں بھی کچھ حصہ ملے گا، ابورافع نے کہا: میں پہلے رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں۔ وہ آپ کے پاس آئے اور پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''کسی قوم کا غلام بھی انہی میں سے شمار ہوتا ہے اور ہمارے لیے صدقہ جائز نہیں۔''

❊......❊......❊

[1] جلاء الافهام ص: ۳۳۱ تا ۳۳۳.

[2] سنن أبي داود، الزكاة، باب الصدقة على بني هاشم، ح: ۱۶۵۰، وجامع الترمذي، الزكاة، باب ما جاء في كراهية الصدقة للنبي ﷺ ......ح: ۶۵۷

دوسری فصل:

اہل بیت اور اہل سنت والجماعت کا اجمالی عقیدہ

تمام اعتقادی مسائل میں اہل سنت والجماعت کا عقیدہ افراط وتفریط سے پاک ہوتا ہے۔اس میں کوئی زیادتی ہوتی ہے نہ کمی۔ اہل بیت کے بارے میں بھی ان کا عقیدہ صاف ستھرا ہے۔ وہ جناب عبدالمطلب کی نسل میں سے ہر مسلمان مرد وعورت سے محبت رکھتے ہیں۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ کی تمام ازواج مطہرات سے بھی عقیدت رکھتے ہیں۔اہل سنت تمام اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں، سب کی تعریف کرتے ہیں اوران کو اسی مرتبہ پر رکھتے ہیں جس کے وہ مستحق ہیں۔اس میں عدل وانصاف کوملحوظ رکھتے ہیں۔ ذاتی جذبات اور تحفظات کی طرف دھیان نہیں دیتے، بلکہ وہ اس شخص کی فضیلت کا اعتراف کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے نسب کی فضیلت کے ساتھ ساتھ ایمان کی فضیلت سے بھی بہرہ ور فرمایا ہے،لہٰذا اہل بیت میں سے جس شخص کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہے وہ اس سے اس کے ایمان وتقویٰ کی بنا پر اس کے صحابی ہونے کی بنا پر اور نبی کریم ﷺ سے قرابت کی بنا پر محبت کرتے ہیں اور اہل بیت میں سے جس شخص کو صحبت کا شرف حاصل نہیں وہ اس سے اس کے ایمان وتقویٰ وجہ سے اور رسول اللہ ﷺ سے قرابت کے سبب سے محبت کرتے ہیں۔ان کا عقیدہ ہے کہ نسب ایمان کے تابع ہے اور اہل بیت میں سے جسے اللہ تعالیٰ نے دونوں شرف عطا فرمائے ہیں اسے دونوں فضیلتیں حاصل ہیں۔لیکن جسے ایمان کی توفیق نہ ملی اسے نسب کی فضیلت کا کوئی فائدہ نہیں۔اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (الحجرات: ۴۹/ ۱۳)

’’تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہے۔‘‘